نام کتاب	:	دینی تعلیمی نصاب
مرتب	:	انجمن خادمین شجاعیہ
موضوع	:	بنیادی دینی تعلیمی معلومات
ناشر	:	انجمن خادمین شجاعیہ
مکان نمبر	:	22-5-918/15/A، چار مینار، حیدرآباد۔
فون	:	040-66171244

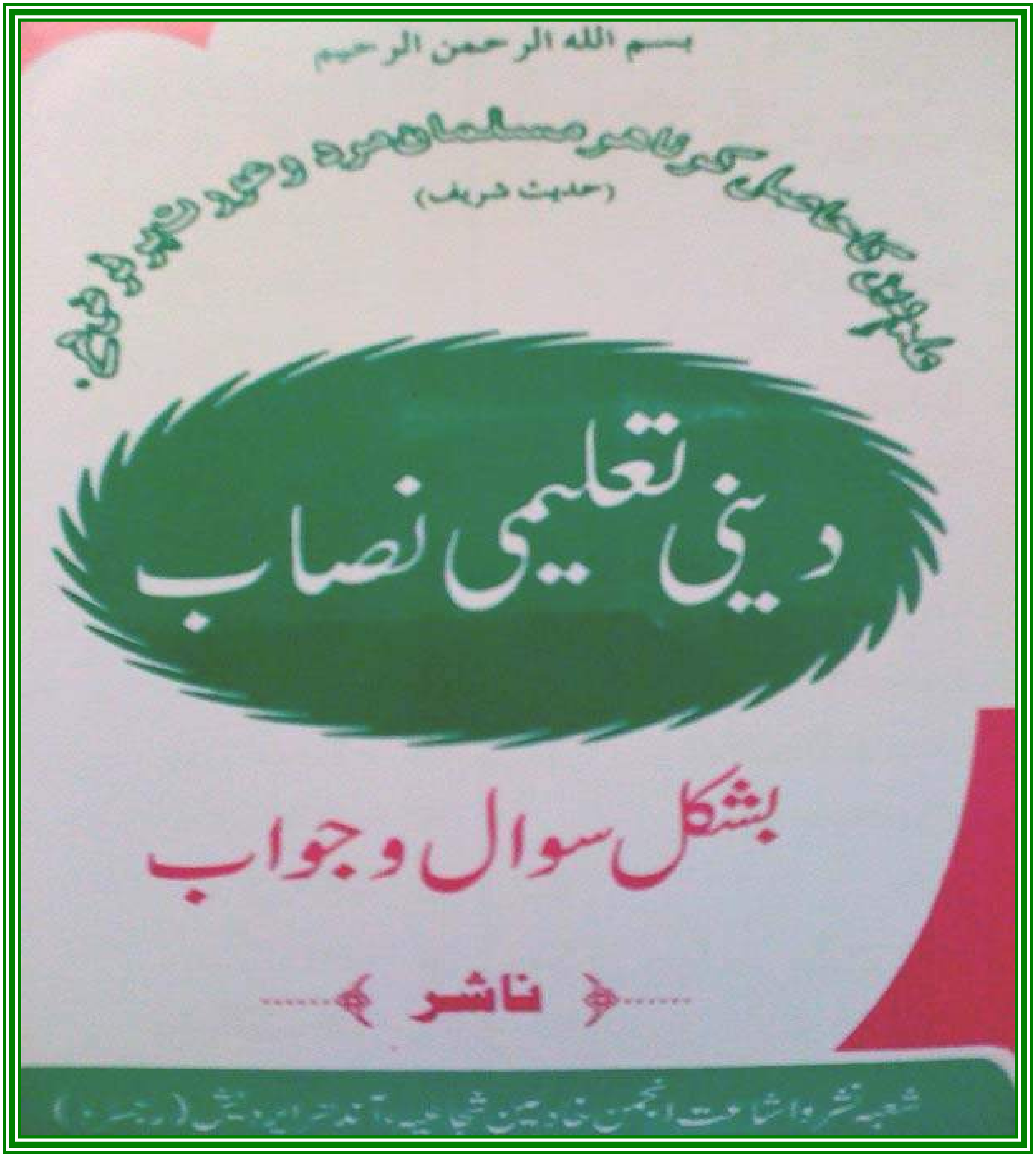

www.Shujaiya.com

صفحہ	مضامین	سلسلہ	صفحہ	مضامین	سلسلہ
32	زکوۃ کے مسائل	16	4	پیش لفظ	1
33	مسائل حج	17	5	صفات ایمان مجمل و مفصل	2
34	سیرت رسول اللہ ﷺ	18	7	ایمان، مومن کی تعریف، ایمان مفصل کی تشریح	3
36	سورۃ الفاتحہ مع تفسیر	19			
37	سورۃ الفیل مع تفسیر	20	10	صحابہ، اہلبیت، تابعین تبع تابعین	4
38	سورۃ القریش مع تفسیر	21	12	معجزہ، کرامت، استدراج، بدعت کی قسمیں	5
39	سورۃ الماعون مع تفسیر	22	13	ائمہ شریعت، ائمہ طریقت	6
40	سورۃ الکوثر مع تفسیر	23	15	کفر، شرک، گناہ، توبہ	7
41	سورۃ الکافرون مع تفسیر	24	16	ارکان اسلام	8
41	سورۃ النصر مع تفسیر	25	17	وضو، غسل، تیمم	9
42	سورۃ اللہب مع تفسیر	26	19	نماز: اوقات، رکعات، شرائط، فرائض، واجبات، مفسدات	10
44	سورۃ الاخلاص مع تفسیر	27			
44	سورۃ الفلق مع تفسیر	28	22	سجدۂ سہو	11
45	سورۃ الناس مع تفسیر	29	24	طریقہ نماز مترجم	12
46	صلوۃ الرسول ﷺ مدلل	30	27	نماز جنازہ کا طریقہ	13
			28	مسائل روزہ	14
			30	مسائل قربانی، صدقہ فطر	15

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ اجمعین.

امابعد: جاننا چاہیئے کےعلم بمنزلہ نور کے ہےجس کے ذریعہ جہالت کی ظلمت سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ اوراچھے وبرے، صحیح وغلط، حلال وحرام میں تمیز کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اورعلم سے دوری انسان کو دنیا وآخرت میں رسوا کرتی ہے، اسی رسوائی سے بچانے کیلئے دین اسلام نے حصول علم کولازمی قراردیا تاکہ انسان گمراہی کےاندھیرے سے ہدایت کی روشنی میں آئے قرآن پاک اوراحادیث نبویؐ میں کثرت سےعلم کےفضائل اوراسکے حاصل کرنے کی تاکیدوارد ہوئی ہے۔

تمام علوم میں علم دین سب پرفائق اورافضل ترین علم ہے کیونکہ یہی علم حقیقی معنوں میں سرچشمۂ ہدایت ہےاوردنیااورآخرت میں فلاح کا ذریعہ ہےاورعلم دین میں عقائد کاعلم اصل اوربنیاد ہےاوردوسرے درجہ پراحکام واعمال کا جاننا ہے کیونکہ عقائد ہی کی زمین پرعمل پھلتا ہےاورزمین جیسی ہوگی پودابھی ویسا ہی ہوگااورجیسے زمین کی زرخیزی پودے کی ثمرآوری کی ضامن ہوتی ہے،عقائد کی درستگی اعمال کی قبولیت کے لئے شرط ہے۔اوریہ اسی وقت ممکن ہے جب عقائدکی درستگی واحکام کی صحیح طورپر بجاآوری ہواوریہ ان دونوں باتوں یعنی"عقائدواعمال" کےصحیح علم کے بعدہی ممکن ہے،پس اسی مقصد کےپیش نظراس مختصررسالہ کی ترتیب عمل میں لائی گئی ہے جو"عقائدواعمال" سےمتعلق ضروری باتوں پہ مشتمل ہےاس کوسوال وجواب کی شکل میں جمع کیا گیا ہےجن کو جاننااورذہن نشین رکھنا ہر مسلمان پرلازمی ہے۔

اب اس کے پڑھنے والے پراس بات کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس حدتک اس سے استفادہ کرتا ہےاور اس کوبحیثیت خیرامت کےدوسروں تک پہنچاتا ہے۔اورتوفیق توصرف اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہے، اورمیں اس ھادی برحق کی بارگاہ میں دعاکرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ سے مسلمانوں کواستفادہ کرنے کی توفیق بخشے اورہمارے عقائدکی درستگی فرمائیں۔اورہمارے اعمال خیرکوقبول فرمائےاوراللہ اوراسکے حبیب ﷺ ہم سے راضی ہوجائیں۔

فقط

احقرالعبادسیدعبیداللہ قادری آصف پاشاہ

سجادہ نشین بارگاہ قطب الہند حضرت مولانا میرشجاع الدین حسین قادریؒ عیدی بازارحیدرآباد

متولی وخطیب جامع مسجدشجاعیہ، چارمینار، حیدرآباد

بتاریخ: ۱۱ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

۸/اپریل ۲۰۰۹ء

بروز چہارشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دینی تعلیمی نصاب

صفات ایمان مجمل، مفصل پانچ کلمات

سوال (1) صفات ایمان مجمل ومفصل معہ ترجمہ سنائیں؟

جواب: صفت ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نام اور صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکام کو قبول کیا۔

صفت ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: ایمان لایا میں [1] اللہ پر اور اسکے [2] فرشتوں پر اور اسکی [3] کتابوں پر اور اسکے [4] رسولوں پر اور [5] قیامت کے دن پر اور [6] اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر اور [7] مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال (2) اول دوم اور سوم کلمات سنائیں؟

جواب: اول کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہے۔

دوم کلمہ شھادت: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہے۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریف اللہ تعالی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے تمام قوت اور طاقت اللہ تعالی کی مدد سے ہے جو بلند و بالا ہے۔

سوال (3) چہارم اور پنجم کلمات سنائیں؟

جواب: چہارم کلمہ توحید: لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ o

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ ردالکفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو عمداً شریک کروں اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اِس شرک سے جو مجھ سے نادانستہ طور پر سرزد ہوا ہو۔ میں توبہ کرتا ہوں اور برأت (چھٹکارا) چاہتا ہوں کفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت، چغلخوری، برے کاموں اور بہتان اور تمام گناہوں سے۔ میں قبول کرتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں کہ اللہ کہ سوا کوئی معبود نہیں ہے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

☆☆☆☆☆

ایمان،مؤمن کی تعریف،ایمان مفصل کی تشریح

سوال (4) مومن کسے کہتے ہیں؟

جواب: مؤمن : ایمان والا یعنی کلمۂ توحید اور صفاتِ ایمان مجمل و مفصل کو زبان سے پڑھنے اور دل سے اسکی تصدیق کرنے والے کو مؤمن کہتے ہیں، اور اسکو ایمان مفصل میں بتائی ہوئی ان سات چیزوں پر ایمان لانا (یعنی دل سے یقین کرنا) ضروری ہے۔

سوال (5) ایمان کی تعریف اور ارکانِ ایمان کیا ہے؟

جواب: ایمان : اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی طرف آئی ہوئی تمام چیزوں کی دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔

ارکان ایمان: (۱) دل سے تصدیق کرنا۔ (۲) زبان سے اقرار کرنا۔

سوال (6) اللہ پر ایمان لانے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اللہ پر ایمان لانا : وہ اپنی ذات وصفات وافعال میں اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، کوئی اسکا مثل نہیں، وہ اپنی ذات سے خود موجود ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا، اسی نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور انکو رزق دیتا ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں ساری مخلوق اللہ کی محتاج ہے وہی موت دیتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔

سوال (7) فرشتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: فرشتوں پر ایمان لانا: فرشتے اللہ تعالی کی نوری مخلوق ہیں، وہ کبھی نافرمانی نہیں کرتے وہ زمین، آسمان ہر جگہ موجود ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے، وہ مرد ہیں نہ عورت، وہ ہر شکل میں ڈھل سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے سواء کوئی نہیں جانتا۔ ان میں مشہور اور بڑے چار فرشتے یہ ہیں۔

(i) حضرت جبرئیل علیہ السلام، اللہ کے پیغامات کو انبیاء تک پہنچاتے تھے۔

(ii) حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش برسانے اور مخلوق کو رزق پہچانے کے کام پر مقرر ہے۔

(iii) حضرت عزرائیل علیہ السلام جو تمام جانداروں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہے۔

(iv) حضرت اسرافیل علیہ السلام، جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

سوال (8) آسمانی کتابیں اور صحیفے کتنے ہیں اور کس کس پر نازل ہوئی؟

جواب: کتابوں پر ایمان لانا: اللہ تعالی نے بہت ساری کتابیں وصحائف اپنے نبیوں پر نازل فرمائی، تا کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کے احکام بتائیں، وہ سب کی سب سچی ہیں، ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے یہ تمام اللہ ہی کا کلام ہے، کل چھوٹی بڑی کتابوں وصحائف کی تعداد ۱۰۴ ہے جن میں ۱۰۰ صحائف اور ۴ کتابیں ہیں۔

(i) حضرت آدم علیہ السلام پر ۱۰ صحائف نازل ہوئے۔
(ii) حضرت شیث علیہ السلام پر ۵۰ صحائف نازل ہوئے۔
(iii) حضرت ادریس علیہ السلام پر ۳۰ صحائف نازل ہوئے
(iv) حضرت ابراھیم علیہ السلام پر ۱۰ صحائف نازل ہوئے
(v) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔
(vi) حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی۔
(vii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔
(viii) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوئی۔

سوال (9) رسول کس کو کہتے ہیں؟ رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رسول اور نبی اللہ تعالی کے فرمانبردار اور مقبول بندے ہیں، ان میں فرق یہ ہے کہ جن کو کتاب اور نیا قانون اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے، ان کو رسول کہتے ہیں، اور جو گذشتہ رسول کے قانون وکتاب پر عمل کرتے ہیں، اور عوام کو اسکی طرف دعوت دیتے ہیں وہ نبی کہلاتے ہیں۔ کوئی انسان اپنی مرضی سے یا عبادت، ریاضت، مجاہدہ وعلم کے ذریعہ نبی یا رسول نہیں بن سکتا اور نہ انکے برابر ہوسکتا ہے جسکو اللہ تعالی چاہتا ہے نبی یا رسول بنا دیتا ہے۔ ان کی صحیح تعداد اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سواء کوئی نہیں جانتا ہے۔ ان میں سب سے پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری اور سب سے افضل ہمارے حضور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کے بعد کوئی نبی یا رسول آنے والے نہیں ہے (جتنے بھی انبیاورسل دنیا میں تشریف لائے ہیں ان پر بلا تعداد ایمان لانا ضروری ہے)۔

سوال (10) قیامت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جس دن اللہ تعالی اس عالم کو فنا کر کے پھر سے تمام مردوں کو زندہ کریگا۔ اوران سے انکی نیکی اور بدی کا حساب لے گا، اس کا نام قیامت ہے۔ قیامت کا آنا برحق ہے، قیامت کی جتنی نشانیاں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں وہ سب پوری ہونے والی ہے۔ جیسے ۞ امام مہدی علیہ السلام کا ظاہر ہونا۔ ۞ دجال کا نکلنا۔ ۞ حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اترنا اور دجال کو مارڈالنا۔ ۞ یاجوج ماجوج کا نکلنا اورقہرِ الٰہی سے ہلاک ہوجانا۔ ۞ دابۃ الارض (ایک عجیب جانور) کا زمین سے نکلنا اور انسانوں سے باتیں کرنا۔ ۞ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ ۞ دنیا کا کافروں سے بھر جانا۔ ۞ آسمان سے ایک قسم کا دھواں ظاہر ہونا اور سب کو گھیر کر میدان محشر میں جمع کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد جب تمام نشانیاں پوری ہوجائیں گی تب ۞ حکمِ الٰہی سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تب تمام عالمین تباہ وبرباد ہوجائیں گے اللہ کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

۞ پھر جب دوبارہ حکم ہوگا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تب تمام مردے زندہ ہوکر میدان محشر میں جمع ہوجائیں گے۔ ۞ وہاں پر سورج سر سے تقریباً ایک بالشت کے اوپر ہوگا ہر انسان اپنے عمل کے اعتبار سے پسینے میں ہوگا۔ ۞ وہاں پر ترازو قائم کیا جائیگا جس میں نامۂ اعمال تولے جائیں گے۔ ۞ جنتیوں کے نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ ۞ دوزخیوں کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ اسکے بعد ہرانسان کو پل صراط پر سے گذرنا ہوگا، جو بال سے باریک اورتلوار سے تیز ہے، اور جو دوزخ کی پیٹھ پر بنا ہوا ہے، جنّتی اس پر سے آسانی سے گذر جائیں گے اور دوزخی کٹ کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ وہاں پر ایسا عذاب ہوگا، جس سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ ۞ اور ہمارے پیارے نبی ﷺ اور دیگر انبیاء اور صالحین میں سے اللہ جسکو اجازت دیگا وہ شفاعت کرینگے۔ ۞ جنّتی جنت میں حوض کوثر کے پانی سے سیراب ہونگے اور جنت میں اونچے اونچے محلوں میں ہونگے۔

سوال(11)تقدیر پر ایمان لانا کسے کہتے ہیں؟

جواب: دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گیا اور ہونے والا ہے، وہ سب اللہ تعالی نے ازل(ابتداء)ہی میں لکھ دیا ہے اب اسکے خلاف کچھ نہ ہوگا اسی کا نام تقدیر ہے۔ بندوں کے اچھے اور برے تمام کاموں کا خالق اللہ تعالی ہی ہے، لیکن اللہ بندوں کے اچھے کاموں سے خوش ہو کر ثواب عطا کرتا ہے اور برے کاموں پر ناراض ہو کر عذاب دیتا ہے، کیونکہ اس نے بندوں کو اختیار اور عقل دی ہے جس سے وہ اچھے برے کی تمیز کر سکتے ہیں۔

سوال(12)مرنے کے بعد اٹھائے جانے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ہر انسان کی مدتِ عمر مقرر ہے، اور وہ پوری ہو جانے کے بعد انسان کو موت آجاتی ہے، اسکے بعد وہ عالمِ برزخ(قبر)میں انتقال کر جاتا ہے، وہاں کے سوالات جوابات ثواب وعذاب سے فارغ ہونے کے بعد اسکو حساب وکتاب کیلئے قیامت میں زندہ کیا جائے گا۔ بندہ جس حال میں مریگا اسی حال میں دوبارہ اُٹھے گا اور بندوں کو دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالی کے لئے کوئی بڑا کام نہیں۔

صحابہ، اہلبیت، تابعین تبع تابعین

سوال(13)صحابی کسے کہتے ہیں؟ خلفاء راشدین اور عشرہ مبشَّرہ کون ہیں؟

جواب: صحابہ وہ لوگ ہیں جو بحالت ایمان حضور ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور انکی موت بھی ایمان کی حالت میں ہوئی ہو۔ انبیاء کے بعد سب سے بڑا صحابہ کا درجہ ہے صحابہ میں سب سے افضل یہ چار صحابہ ہیں جن کو خلفائے راشدین کہتے ہیں۔

(i)حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔ (ii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ۔

(iii)حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ۔ (iv)حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ۔

انکے علاوہ اور چھ صحابہ ایسے ہیں جن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دیدی گئی انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

ان میں چار تو خلفاء ہیں اور بقیہ چھ یہ ہیں:

(v) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (vi) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (vii) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(viii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (ix) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ (x) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

صحابہ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی بھی انسان کتنا بھی بڑا ولی و بزرگ و عالم بن جائے لیکن کسی بھی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

سوال (14) اہلبیت کسے کہتے ہیں اور ازواج مطہرات کے نام بتلائیں؟

جواب: اہلبیت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو اہلِ بیت کہتے ہیں، یعنی آپ کے ازواج مطہرات اولادِ امجاد، بناتِ طیبات، وغیرہ سب کے سب قابلِ احترام ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے 11 ازواجِ مطہرات ہیں جو مسلمانوں کی مائیں ہیں انکو امھات المؤمنین کہتے ہیں۔

(i) ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد۔ (ii) ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت ربیعہ۔

(iii) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ (iv) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(v) ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ۔ (vi) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ۔

(vii) ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش۔ (viii) ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث۔

(ix) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ۔ (x) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت ابن اخطب۔

(xi) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث۔

سوال (15) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے اور کتنی صاحبزادیاں تھیں؟

جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں۔

(۱) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (۲) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (۳) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (۴) حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا۔ اور تین صاحبزادے

(۱) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ تینوں صاحبزادے کم عمری میں ہی

انتقال فرما گئے۔حضور ﷺ کی اولاد میں سب سے افضل حضرت فاطمۃ الزہرہؓ ہیں۔

سوال (16) پیارے نبی ﷺ کے نواسے کون ہیں؟

جواب: حضرت حسنؓ و حسینؓ حضور ﷺ کے مقبول نواسے ہیں۔ جو حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی اولاد ہیں اور تمام نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیئے تمام صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے دلی محبت رکھیں۔ جب ان میں کسی کا نام لیا جائے تو رضی اللہ عنہ کہے، ان کی شان میں گستاخی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

سوال (17) تابعین اور تبع تابعین کون لوگ ہیں؟

جواب: تابعین: وہ لوگ ہیں جو بحالت ایمان کسی صحابیؓ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور ایمان پر انکا خاتمہ ہوا ہو۔ تبع تابعین: وہ لوگ ہیں جو بحالت ایمان کسی تابعی کی صحبت سے مشرف ہوئے اور ایمان کی حالت میں انکا خاتمہ ہوا ہو۔

سوال (18) اولیاء اللہ سے کون مراد ہیں؟

جواب: اللہ اور رسول ﷺ کی اخلاص کے ساتھ پوری اتباع کرنے سے جن مؤمن بندوں کو اللہ تعالی کا قربِ خاص نصیب ہوتا ہے ان کو درجۂ ولایت عطا کیا جاتا ہے انکو ولی اللہ کہتے ہیں۔

معجزہ، کرامت، استدراج، اقسام بدعت

سوال (19) معجزہ، کرامت اور استدراج کسے کہتے ہیں اور اس میں فرق کیا ہے۔

جواب: معجزہ: انبیاء علیھم السلام سے خلافِ عادت و عقل کوئی کام ہوتا ہے جن سے ان کا نبی ہونا ظاہر ہوتا ہے، جو عام انسان کے بس کی بات نہیں اسکو معجزہ کہتے ہیں۔

کرامت: انبیاء کے علاوہ اولیاء اللہ اور نیک بندوں سے خلاف عادت و عقل جو کام ہوتا ہے، جو عام انسان

کے بس کی بات نہیں اسکو کرامت کہتے ہیں۔

استدراج : فاسق یا غیر مسلم جادو گروں، کاہنوں، سے جو خلاف عادت وعقل کوئی کام ہوجاتا ہے، اسکو استدراج کہتے ہیں، اس پر اعتقاد درست نہیں۔

سوال (20) کراما کاتبین کون ہیں؟

جواب: کراماً کاتبین : بندوں کے نیک و بداعمال لکھنے کیلئے اللہ تعالی نے ہر آدمی پر دو فرشتے مقرر کردیئے ہیں، انکو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

سوال (21) بدعت کسے کہتے ہیں اور اس کی قسمیں کیا ہیں؟

جواب: بدعت: اللہ تعالی اور رسول ﷺ نے دین کی تمام باتیں بتلا دیئے ہیں، اب اسکے خلاف کوئی نئی بات نکالنا درست نہیں ہے، ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ اگر بدعت قرآن وحدیث کے موافق ہو تو اسکو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اسکے کرنے سے ثواب ملتا ہے، ور جو بدعت قرآن وحدیث کے خلاف ہو تو اسکو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اسکے کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

ائمہ شریعت، ائمہ طریقت

سوال (22) ائمہ ومجتہدین کسے کہتے ہیں؟ ائمہ اربعہ کے نام کیا کیا ہیں؟

جواب: ائمہ ومجتہدین: قرآن وحدیث سے مسائل نکالنا ہر شخص کیلئے ممکن نہیں ہے۔ اسی لئے سابقہ بڑے بڑے عالموں نے قرآن وحدیث کو سمجھ کر ان سے مسائل کو نکالا اسکو فقہ کہتے ہیں۔ ان مسائل کو نکالنے والے کو مجتہد کہتے ہیں۔ سب سے زیادہ مشھور ومقبول مجتہدین چار ہیں انکو ائمہ اربعہ کہتے ہیں۔

(i) حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم ابوحنیفہؒ۔ (ii) حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ۔

(iii) حضرت امام مالک بن انسؒ۔ (iv) حضرت امام احمد ابن حنبلؒ۔

نوٹ: ان ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرنا ہر زمانے کے مسلمانوں پر لازم ہے، کیونکہ تقلید نہ کرنے والوں پر ضروری ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کے ناسخ ومنسوخ، احادیث طیبہ میں راجح ومرجوح وغیرہ کا مکمل علم حاصل کریں جو کہ عام مسلمانوں کے لئے نہایت ہی دشوار ہے۔

سوال (23) سلاسل طریقت اور ائمہ طریقت کسے کہتے ہیں؟

جواب: تزکیہ نفس کے مختلف طریقوں کو سلاسلِ طریقت کہتے ہیں، جس طرح شریعت میں قرآن وحدیث کو سمجھ کر مسائل کا حل نکالنے والوں کو ائمہ مجتہدین کہتے ہیں، اسی طرح قرآن وحدیث کی روشنی میں خدائے تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ جس کو سلوک وتزکیہ کہتے ہیں بتانے والے کو شیخ طریقت یا پیرو مرشِد کہتے ہیں۔اور اس طریقے میں درجہ کمال کو پہنچنے والی ہستی کو امام طریقت کہتے ہیں۔اور ان ائمہ میں مشہور ومقبول ائمہ طریقت یہ ہیں۔

(i) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم دستگیرؒ آپ کی طرف سلسلہ قادریہ منسوب ہے۔

(ii) حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری غریب نوازؒ، آپ کی طرف سلسلہ چشتیہ منسوب ہے۔

(iii) حضرت سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبندی آپ کی طرف سلسلہ نقشبندیہ منسوب ہے۔

(iv) حضرت سیدنا شہاب الدین سہروردی آپ کی طرف سلسلہ سہروردیہ منسوب ہے۔

(v) حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعیؒ آپ کی طرف سلسلہ رفاعیہ منسوب ہے۔

جس طرح شریعت میں کسی ایک امام مجتہد کی تقلید لازمی ہے اسی طرح طریقت میں بھی کسی شیخ مرشد کی صحبت کوئی ایک سلسلہ طریقت میں بیعت (مریدی) کے ذریعہ وابستگی ضروری ہے۔تاکہ تزکیہ نفس کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔

کفر، شرک، گناہ، توبہ

سوال (24) کفر کیا ہے اور کافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شریعت میں ایمان کی ضد کا نام کفر ہے یعنی جن چیزوں کا دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا لازمی ہے اُسکا انکار کردینا کفر ہے۔ انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں- وہ مرنے کے بعد ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔

سوال (25) شرک کیا ہے اور مشرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرک، کسی اور کو اللہ تعالی کی ذات وصفات یا عبادات میں شریک کرنا (برابر سمجھنا) شرک ہے۔ اسکے کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالی اسکو ہرگز معاف نہیں کریگا۔

سوال (26) استحلال گناہ کیا ہے؟

جواب: استحلالِ گناہ: احکام شریعت کی خلاف ورزی کا نام گناہ ہے۔ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرنا گناہِ کبیرہ ہے لیکن گناہ کو حلال سمجھ کر کرنا استحلال گناہ ہے جو کہ کفر ہے۔

سوال (27) گناہِ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: گناہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کے کرنے پر آخرت میں سخت عذاب کی وعید ہو، یا دنیا میں کوئی سزا مقرر ہو۔ جیسے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنا، ناحق قتل کے بدلے قاتل کو قتل کردینا، اور آخرت میں سخت عذاب کی وعید ہونا جیسے شرک، جھوٹ، رشوت، سود لینا دینا، شراب یا نشیلی چیزیں استعمال کرنا، جوا کھیلنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، روزہ، نماز، وغیرہ حقوق اللہ کو چھوڑ دینا، صغیرہ گناہ پر اسرار کرنا، امانت میں خیانت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام ایسے گناہ کبیرہ ہیں جو بغیر توبہ کیئے معاف نہیں ہوتے انکے کرنے والے کو فاسق کہتے ہیں جسکے لئے دوزخ کا عذاب تیار ہے۔

سوال (28) گناہِ صغیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: گناہِ صغیرہ :وہ گناہ ہے جس پر نہ بڑے عذاب کی وعید ہے نہ دنیا میں کوئی سزا مقرر ہے انکی تعداد مقرر نہیں ہے، ہر مسلمان کو چاہیئے کہ گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ ان سے ہمیشہ بچتے رہیں اور توبہ واستغفار کرنا چاہیئے۔

سوال (29) توبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: توبہ: توبہ کے لئے تین باتیں ضروری ہیں (۱) علم یعنی نیکی وبدی میں فرق کرنا۔ (۲) ندامت۔ (۳) آئندہ نہ کرنے کا مضبوط ارادہ کرنا۔ یعنی جو گناہ سرزد ہو جائے ان پر غور کریں کہ اسکی وجہ سے اللہ کی نافرمانی ہوئی اور دوزخ میں جلنا پڑھیگا۔ پھر اس پر افسوس وندامت کرے اور دوبارہ نہ کرنے کے مضبوط ارادے سے توبہ واستغفار کرتے رہے اور امید رکھے کے اللہ تعالی معاف فرما دیگا۔

ارکان اسلام

سوال (30) اسلام کی بنیاد کتنے ارکان پر ہے۔

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے:

(۱) کلمہ توحید (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوۃ (۵) حج

(i) کلمہ توحید: توحید ورسالت کا اقرار کرنا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

(ii) نماز: روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے اور جمعہ کے دن ظہر کے بجائے جمعہ کی نماز اور عیدین اور وتر کی نماز بھی واجب ہے۔

(iii) روزہ: ہر سال میں رمضان کا مکمل ایک مہینہ روزے رکھنا فرض ہے۔

(iv) زکوۃ: نصاب مقررہ (یعنی 60 گرام 755 ملی گرام سونا یا 425 گرام 285 ملی گرام چاندی ہو یا اسکی قیمت ہو) اور اس پر ایک سال گذر جائے تو 100 روپیہ میں 2 روپیہ 50 پیسے کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔

(v) حج: زندگی میں ایک مرتبہ سفر کے اخرجات موجود ہو تو حج کرنا فرض ہے۔

وضو، غسل، تیمّم

سوال (31) وضو کے فرائض، سنتیں بیان کیجئے؟

جواب: وضو میں چار فرائض ہیں:

(i) چہرہ دھونا (پیشانی سے لیکر تھوڑی کے نیچے تک ایک کان سے لیکر دوسرے کان تک)۔

(ii) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(iii) چوتھائی (1/4) سر کا مسح کرنا۔

(iv) دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔ (ان اعضاء میں کوئی حصہ بھی چھوٹ جائے یا بال برابر بھی سوکھا رہ جائے تو وضو نہ ہوگا)

وضو کی سنتیں : (i) تسمیہ (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا۔ (ii) وضو شروع کرتے وقت نیت کرنا۔ (iii) دونوں ہاتھ پہنچوں سمیت دھونا۔ (iv) مسواک کرنا۔ (v) کلی کرنا۔ (vi) ناک میں پانی چڑھانا۔ (vii) ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ (viii) داڑھی کا خلال کرنا۔ (ix) ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (x) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔ (xi) دونوں کانوں اور گردن کا مسح کرنا۔ (xi) ترتیب سے وضو کرنا۔

سوال (32) نواقض وضو، کن کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نواقض وضو یعنی وہ امور جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (i) جسم سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ (ii) منہ بھر کے قئے کرنا۔ (iii) پہلو یا سرین پر لیٹ کر سونا۔ (iv) سبیلین پیشاب پیخانہ کی جگہ سے کسی بھی شئے کا نکلنا۔ (v) جنون۔ (vi) نشہ۔ (vii) بے ہوشی۔ (viii) نماز میں قہقہ لگانا۔ وغیرہ ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال (33) جسم پر زخم یا پٹی ہو تو وضو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: معذور کا وضو: وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے۔ اگر ان میں درد ہو یا زخم یا پٹی بندھی ہوئی ہو جس پر پانی لگانے سے مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں اس عضو کا دھونا معاف ہے بلکہ صرف اس پر سے مسح کر

لینا کافی ہے۔اگر مسح کرنے میں بھی تکلیف ہوتو ویسے ہی چھوڑے اور دوسرے حصوں کو دھو کر وضو مکمل کرلے۔

سوال (34) غسل کے فرائض، مُستحبّات، موجبات بیان کیجئے؟

جواب: غسل میں تین فرائض ہے :

(i) کلی کرنا (اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا)۔ (ii) ناک میں پانی ڈالنا۔

(iii) تمام جسم پر اسطرح پانی بہانا کہ جسم کا کوئی حصہ سوکھا نہ رہے۔(ان میں سے ایک عضو بھی چھوٹ جائے تو غسل نہ ہوگا)

نوٹ: جسم پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا ضروری ہے جسکی وجہ سے پانی جسم تک نہ پہنچتا ہو۔(جیسے چکنائی، پینٹ آٹا وغیرہ)

غسل کی سنتیں اور مستحبات : (۱) نیت کرنا (۲) تسمیہ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا (۴) شرمگاہ کا دھونا (۵) جسم سے نجاست کا دور کرنا (۶) وضو کرنا (۷) جسم کو ملنا (۸) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے (۹) قبلہ رخ نہ ہونا۔

موجبات غسل: وہ امور جن کی وجہ سے غسل فرض ہوتا ہے یہ ہیں (۱) شہوت سے منی نکلنا (۲) احتلام ہونا (۳) وطی کرنا (۴) حیض یا نفاس کا رک جانا۔

سوال (35) تیمّم کی تعریف اور احکام بیان کیجئے؟

جواب: تیمّم کی تعریف و احکام: تیمّم یعنی پاک کرنیوالی مٹی یا جنس مٹی پر (جو چیز مٹی سے بنی ہو) اس پر پاکی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرنے کا نام تیمّم ہے۔

تیمّم کا حکم یہ ہے کہ تیمّم وضو اور غسل کا قائم مقام ہوتا ہے، جن امور کیلئے وضو اور غسل کی ضرورت ہے ان کے کرنے کیلئے پانی موجود نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کرنا درست ہے۔ایک تیمّم سے کئی نمازوں کو پڑھنا اور قرآن کو چھونا پڑھنا درست ہے۔

(نوٹ) ۞ تیمّم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پانی کا تقریباً ڈیڑھ (1.1/2) کلومیٹر کے باہر ہونا۔

۞ ایسا بیمار ہونا جسکو پانی استعمال کرنے سے بیماری بڑھ جانے یا مرجانے کا خوف ہو۔ ۞ پانی تو ہو لیکن وضو کیا جائے تو پینے کے لئے باقی نہ رہے۔ ۞ یا پھر پانی تو ہے لیکن حاصل کرنے کا ذریعہ نہ ہو، یعنی ڈول یا رسی یا کوئی برتن وغیرہ نہ ہو۔ ۞ نماز جنازہ یا نماز عیدین کیلئے وضو کرکے آنے تک نماز چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تیمّم کرنا جائز ہوگا۔ ۞ پانی پر قدرت حاصل ہوتے ہی تیمّم خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال (36) تیمّم کے فرائض اور طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: تیمّم میں تین فرائض ہے: (۱) نیت کرنا۔ (۲) مٹی یا جنس مٹی پر ہاتھ مار کر چہرہ پر ملنا۔ (۳) دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک اسطرح ملے کے بال برابر بھی کوئی جگہ نہ چھوٹے۔

سوال (37) تیمّم کی نیت کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: نیت کے احکام: تیمّم میں نیت شرط ہے۔
(۱) اگر کسی کو غسل کی حاجت ہے اور پاکی کی نیت سے تیمّم کرے تو اس تیمّم سے تلاوت اور نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (۲) اگر عبادتِ غیر مقصودہ (جیسے مسجد میں داخل ہونا قرآن کا چھونا اذان دینا وغیرہ) کیلئے تیمّم کرے تو اس تیمّم سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ (۳) اگر کوئی نماز کے ادا کرنے کی نیت سے تیمّم کرے تو اس تیمّم سے عبادتِ غیر مقصودہ کرنا بھی درست ہے۔

نماز: اوقات، رکعات، شرائط، فرائض، واجبات، مفسدات

سوال (38) دن بھر میں کتنے نمازیں فرض ہیں؟

جواب: نماز ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد، عورت پر روزانہ دن بھر میں پانچ مرتبہ (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) فرضِ عین ہے اسکا منکر کافر ہے اور عمداً چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہوگا۔

سوال (39) نماز کے اوقات بیان کرتے ہوئے بتاؤ کے کن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

جواب: اوقات نماز: **فجر** صبح صادق سے سورج طلوع ہونے سے پہلے تک۔

ظہر: سورج کے زوال سے عصر کا وقت شروع ہونے تک۔

عصر: کسی بھی چیز کا سایہ دوگناہ ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔

مغرب: سورج غروب ہونے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہونے تک۔

عشاء: شفق یعنی آسمان کی لالی کے غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک۔

سوال: کن اوقات میں نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا جائز نہیں؟

اوقات ممنوعہ: یعنی ان اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا منع ہے۔

(۱) سورج نکلتے وقت تقریباً **۲۰** منٹ تک۔ (۲) استوی شمس یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت۔

(۳) سورج غروب ہوتے وقت۔

سوال (40) تمام نمازوں کی رکعتیں کتنی کتنی ہیں اور واجب الوتر کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں: (۱) فجر میں **جملہ ۴** رکعتیں ہیں۔ ۲ سنت مؤکدہ، ۲ فرض۔

(۲) ظہر میں **جملہ ۱۲** رکعتیں ہیں۔ ۴ سنت مؤکدہ، ۴ فرض، ۲ سنت مؤکدہ، ۲ نفل۔

(۳) عصر میں **جملہ ۸** رکعتیں ہیں۔ ۴ سنت غیر مؤکدہ، ۴ فرض۔

(۴) مغرب میں **جملہ ۷** رکعتیں ہیں۔ ۳ فرض، ۲ سنت مؤکدہ، ۲ نفل۔

(۵) عشاء میں **جملہ ۱۷** رکعتیں ہیں ۴ سنت غیر مؤکدہ، ۴ فرض، ۲ سنت مؤکدہ، ۲ نفل، ۳ واجب الوتر، ۲ نفل۔

واجب الوتر کا طریقہ: عشاء میں ۳ رکعت واجب الوتر کا طریقہ یہ ہے کہ تیسری رکعت میں ضمہ سورہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لے اسکے بعد دعائے قنوت پڑھے اسکے بعد رکوع وغیرہ کر کے نماز کو مکمل کرلے۔ صرف رمضان میں وتر کی نماز جماعت سے ادا کی جائیگی۔ امام تینوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کرینگے اور دعاء قنوت آہستہ پڑھینگے۔ اور مقتدی وتر کی تکبیر کے بعد فرداً دعاء قنوت آہستہ پڑھیں۔

سوال (41) شرائط نماز بیان کیجئے؟

جواب: **شرائط نماز:** یعنی وہ چیزیں جو نماز شروع کرنے سے پہلے مکمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) بدن کا پاک ہونا (وضو کی ضرورت ہو تو وضو کریں اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل کریں)۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔ (۳) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔ (۴) ستر کا ڈھکا ہونا۔ (مرد کیلئے ناف سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کیلئے پہنچوں کے باہر کا ہاتھ اور ٹخنوں کے نیچے کا پیر اور چہرے کے علاوہ تمام جسم چھپا ہونا ضروری ہے)۔ (۵) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ (۶) جس نماز کو پڑھنا چاہے اسکا ارادہ دل سے کرنا۔ (۷) وقت آنے پر نماز پڑھنا۔

سوال (42) فرائض نماز بیان کیجئے؟

جواب: **فرائض نماز:** (۱) قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (۲) تکبیر تحریمہ یعنی رکعت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ (اگر نہ کہے تو نماز شروع ہی نہ ہوگی)۔ (۳) قرأت یعنی قرآن مجید میں سے کچھ پڑھنا۔ (۴) رکوع کرنا۔ (۵) دو سجدے کرنا۔ (۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے آخر میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ (۷) نماز کو اپنے ارادے سے ختم کرنا۔

(نوٹ) ان فرائض و شرائط میں سے اگر کوئی بھی چھوٹ جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

سوال (43) واجبات نماز بیان کیجئے؟

جواب: **واجبات نماز:** (۱) سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۲) ضمہ سورہ پڑھنا۔ (سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید میں سے ایک بڑی یا تین چھوٹی آیات پڑھنا) (۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرات کو متعین کرنا۔ (۴) ترتیب سے نماز پڑھنا۔ (یعنی پہلے قیام پھر رکوع پھر سجدے پھر قعدہ وغیرہ) (۵) تعدیل ارکان (ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا) (۶) ہر دو رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھنا۔ (۷) ہر قعدہ میں تشہد پڑھنا۔ (۸) لفظ السلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا۔ (۹) وتر میں تکبیر کہنے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۰) فجر مغرب اور عشاء میں قرات

بلند آواز سے پڑھنا۔(۱۱) ظہر اور عصر میں قرات کو آہستہ پڑھنا۔(۱۲) عیدین کی نمازوں میں چھ تکبیرات کا اضافہ کرنا۔

(نوٹ) ان واجبات میں سے بھولے سے اگر کوئی چھوٹ جائے یا تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

سوال:(44) کن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: مفسدات نماز: یعنی جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۱) نماز میں کوئی بات کرنا یا کسی بات کا جواب دینا۔(۲) نماز میں قصداً یا سہواً کھانا پینا (اگر دانتوں میں سے کوئی چیز چنے کے دانے کے مقدار کی ہو یا اس سے زائد ہو اور وہ حلق میں چلے جائے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔)

(۳) بالغ آدمی کا رکوع وسجود والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔(۴) عمل کثیر کرنا یعنی (ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کے نماز میں نہیں ہے)۔(۵) قرآن مجید کو نماز میں دیکھ کر پڑھنا۔(۶) ناپاک چیز پر سجدہ کرنا۔ (۷) بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر دینا۔(۸) سجدے میں دونوں پیروں کا زمین سے اٹھانا۔ (۹) نماز کے شرائط میں سے کوئی شرط کا چھوٹ جانا۔(۱۰) ارکان نماز میں سے کوئی رکن کا چھوٹ جانا۔ ان تمام صورتوں میں نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

سجدۂ سہو

سوال (45) سجدہ سہو کی تعریف کرتے ہوئے بتاؤ کہ کن حالات میں سجدہ سہو کرنا چاہیئے؟

جواب: نماز میں کوئی غلطی ہونے پر قعدہ آخیرہ کے بعد دو سجدے کرنے کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر دیں اسکے بعد دو سجدے کریں پھر اسکے بعد تشہد، درود ابراھیم اور دعائے ماثورہ پڑھکر سلام کے ساتھ نماز کو مکمل کر لے۔

سجدہ سہو پانچ وجوہات سے واجب ہوتا ہے (۱) تقدیمِ رکن یعنی کسی فرض کو پہلے کرنا۔(۲) تاخیرِ رکن یعنی کسی

فرض میں دیر کرنا۔ (۳) تکرارِ رکن یعنی کسی فرض کو دوبار کرنا۔ (۴) ترکِ واجب یعنی کسی واجب کو چھوڑ دینا۔(۵)تغیرِواجب یعنی کسی واجب میں تبدیلی کرنا۔

سوال(46)سجدہ سہو کے چندمثالیں بتاؤ۔

جواب:سجدہ سہو کے چند مسائل:(۱)اگر بھولے سے ارکان یا شرائط چھوٹ جائیں تو سجدے سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی نمازکودوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(۲) نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا بھول گیا یا صرف ضمہ سورہ پڑھا یا پہلے ضمہ سورہ پڑھا اسکے بعد سورہ فاتحہ پڑھا تو سجدے سہوواجب ہوجائیگا کیونکہ واجب میں تغیر ہوگیا۔

(۳) سنت،نفل،اوروتر کی تمام رکعتوں میں ضمہ سورہ پڑھنا واجب ہے اگرکوئی فرض کی طرح صرف پہلی دو رکعتوں میں ہی ضمہ سورہ پڑھے اور بعد کی ۲ رکعتوں میں ضمہ سورہ چھوڑ دیا تو سجدے سہو واجب ہوگا کیونکہ ترک واجب ہوا ہے۔

(۴)سورہ فاتحہ پڑھ کرضمہ سورہ پڑھنے کیلیئے یا قعدہ اولی میں تشہد پڑھ کر قیام کیلیئے اٹھنے میں تاخیر کرےاوراتناوقفہ گذرجائے کہ اس میں ایک رکن ادا کیا جاسکے توسجدے سہوواجب ہوجائیگا کیونکہ تاخیرِ واجب ہوئی ہے۔

(۵) قعدہ اولی میں تشہد کے بعد کھڑے ہونے کے بجائے درودابراہیم پڑھنے لگا اوراگراللھم صل علی تک پڑھا اور قیام کے لئے کھڑا ہوگیا تو سجدے سہوواجب نہ ہوگا،اگراس سے زائد پڑھ لیا تو سجدے سہو واجب ہوجائے گا۔

(٦) تین یا چار رکعت والی نماز میں دورکعت کے بعد بیٹھنا بھول گیا اور کھڑا ہوگیا تو دوبارہ نہ بیٹھے ورنہ نماز ٹوٹ جائیگی کیونکہ فرض سے واجب کی طرف لوٹنا نہیں چاہیئے۔اوراگراتنا کھڑا ہوا کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور سجدے سہوبھی نہ کرےاوراگرکھڑے ہونے کے قریب ہوتو نہ بیٹھےاورسجدے سہو کرلے۔

نماز کا طریقہ مترجم

سوال (47) ثنا، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: ثناء : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَاۤاِلٰہَ غَیْرُکَ O

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پاکی کا اقرار کرتا ہوں اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

تعوذ : اَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ O ترجمہ : اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کے شر سے۔

تسمیہ : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O ترجمہ : اللہ تعالی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۃ الفاتحۃ:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ O — (۱) ہر قسم کی تمام تعریف اللہ تعالی کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O — (۲) بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

(۳) مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ O — (۳) جزا و سزا کے دن کا مالک ہے۔

(۴) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ O — (۴) اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

(۵) اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ O — (۵) ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

(۶) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ O — (۶) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا۔

(۷) غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O — (۷) نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے۔ O آمین

سوال(48)رکوع کی تسبیح، تسمیع، تحمید اور سجدہ کی تسبیح معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ O پاک ہے میرا رب جو بزرگ اور عظمت والا ہے O

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ O سن لی اللہ نے اسکی جس نے اسکی تعریف کی O

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ O اے میرے رب تیرے لئے ہی تمام تعریف ہے O

تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی O پاک ہے میرا رب جو بلند ہے O

سوال(49)تشہد معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: تَشَہُّد:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: تمام قولی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہو O سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر O میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں O

سوال(50)درود ابراہیم معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: درود ابراھیم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ O

ترجمہ: اے اللہ اپنی رحمت کاملہ نازل فرما محمد ﷺ اور انکی اٰل پر جیسا کہ آپ نے ابراھیم علیہ السلام اور انکی اٰل پر رحمت نازل فرمائی بیشک آپ قابل تعریف بزرگی والے ہیں O

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ O

ترجمہ: اے اللہ اپنی برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور انکی اٰل پر جیسا کے آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور انکی اٰل پر برکت نازل فرمائی بے شک آپ قابل تعریف بزرگی والے ہیں O

سوال (51) دعائے ماثورہ معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: دعاء ماثورہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا O وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ O اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ O

ترجمہ:

اے اللہ بے شک میں نے اپنے نفس پر (گناہوں کے لحاظ سے) بہت ظلم کیا O اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں پس مجھ کو بخش دے اپنی مغفرت سے اور مجھ پر رحم فرما O بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے O

سوال (52) دعاء قنوت معہ ترجمہ سناؤ؟

جواب: دعاء قنوت:

(1) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ O (2) وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ O

ترجمہ:

(1) اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہے O (2) اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے ہیں اور الگ کرتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے O

(3) اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّی وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی O (4) وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ O (5) اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ O

(3) اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں O (4) اور تیری خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں (5) بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے O

سوال (53) نماز کے بعد کی دعاء سناؤ؟

جواب: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ O فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامَ O تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ O بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ O

نماز جنازہ کا طریقہ

سوال (54) نماز جنازہ کے فرائض اور شرائط بیان کرو؟

جواب: نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ (یعنی اگر بعض مسلمان بھی ادا کرلیں تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہوجائیگا اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے) اسکے شرائط دو قسم کے ہیں پہلے وہ تمام شرائط جو پنجوقتہ شرائطِ نماز میں ذکر کئے گئے ہیں۔ دوسرے یہ ہے کہ (۱) میت کا مسلمان ہونا۔ (۲) میت کے جسم پر ستر برابر کپڑا ہونا۔ (۳) میت کے کفن کا پاک ہونا۔ (۴) میت کا امام کے سامنے موجود ہونا۔

نماز جنازہ کے دو ارکان ہیں: (۱) قیام (یعنی کھڑا ہونا)۔ (۲) چار تکبیرات (چار مرتبہ اللہ اکبر) کہنا۔

سوال (55) نماز جنازہ کا طریقہ بتاؤ؟

جواب: **نماز جنازہ کا مسنون طریقہ** یہ ھیکہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے پھر امام اور تمام مقتدی نماز جنازہ کی نیت کرے۔''نماز جنازہ پڑھتا ہوں میں چار تکبیرات سے جو خدا کی نماز اور میت کیلئے دعا ہے''(مقتدی کہے تابع اس امام کے اور امام کہے ان مقتدیوں کے ساتھ) قبلہ رخ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور ناف پر باندھ لے پھر ثناء پڑھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ(جَلَّ ثَنَائُکَ کا اضافہ صرف نماز جنازہ میں ہی کرے) پھر دوسری تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسکے بعد درود ابراھیم پڑھے۔ پھر تیسری تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس کے بعد جنازے کی دعا پڑھے۔

سوال (56) بالغ مرد اور عورت کے جنازے کے لئے کیا دعاء پڑھنا چاہئیے؟

جواب: **بالغ مرد وعورت کے جنازے کی دعا:**

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ○ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ○

سوال (57) نابالغ بچے اور بچی کے جنازے کے دعاء سناؤ؟

جواب: نابالغ لڑکے کی جنازے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَذُخْراً وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَ مُشَفَّعاً ○ نابالغ لڑکی کی جنازے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْھَا لَنَا اَجْراً وَذُخْراً وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً ○

مسائل روزہ

سوال (58) روزہ کی تعریف اور احکام بتاؤ؟

جواب: **روزہ کی تعریف**: صبح صادق سے غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے

رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

روزہ کا حکم: (۱) ماہ رمضان کا روزہ ہر مسلمان مرد و عورت عاقل و بالغ پر فرض عین ہے۔

(۲) روزے کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔(۳) روزے کا بلا عذر ترک کرنے والا سخت گنہگار اور وفاسق ہوگا۔

سوال(59) روزے کے فرائض اور مسنونات بتائیں؟

جواب: روزہ میں تین فرائض ہیں: (۱) صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔(۲) کچھ نہ پینا۔

(۳) جماع نہ کرنا۔

روزہ کے مسنونات : (۱) سحری کرنا (۲) سحری میں تاخیر کرنا (صبح صادق سے پہلے پہلے کھالینا)۔

(۳) افطار میں جلدی کرنا (غروب آفتاب ہونے کا یقین ہوتے ہی افطار کرلینا)۔

(۴) کھجور، نمک، پانی سے افطار کرنا۔(۵) حالتِ روزہ میں بھی غیبت چغل خوری فحش گالی گلوج وغیرہ تمام گناہوں اور بری باتوں سے بچنا ضروری ہے۔(۶) عبادت کثرت سے کرنا۔

سوال(60) روزے کے مفسدات کیا ہیں؟

جواب: روزہ کے مفسدات: (مفسداتِ روزہ دو طرح کے ہیں)

(الف): جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے یعنی ایک روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا۔

جیسے (۱) بھول کر کھا لیا یا پی لیا یا جماع کرلیا پھر یہ سمجھے کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر عمداً (جان بوجھ کر) کھانا، پینا، وغیرہ شروع کردیا (۲) کلی کرتے وقت بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا (۳) ناس لے لیا (۴) کان یا ناک میں دوا ڈالا (۵) عمداً منہ بھر کے قئے کرلیا (۶) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھایا (۷) آفتاب غروب ہونے کے گمان سے افطار کرلیا۔(۸) کسی سخت بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے روزہ توڑ دیا۔(ان صورتوں میں صرف قضا واجب ہوتی ہے)

(ب) : وہ صورتیں جن سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ روزے دار کا غذا یا لذت کے طور پر استعمال کی جانے والی چیز کا استعمال کرنا (۱) قصداً کھالینا (۲) قصداً جماع کرنا (۳) سرمہ یا تیل لگانے یا مسواک کرنے سے (روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر) یہ سمجھے کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھالیا یا پی لیا یا جماع کرلیا۔ ان جیسی صورتوں میں روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اسکی قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے یعنی لگاتار ساٹھ ۶۰ روزے رکھنا اگر درمیان میں عیدالفطر یا ایام تشریق یا کسی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو دوبارہ شروع سے ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا پھر ایک غلام آزاد کرنا لازم ہوتا ہے۔

سوال (61) کن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہیں؟

جواب: ان پانچ دنوں میں روزے رکھنا حرام ہے: عیدالفطر کے دن اور ایام تشریق میں سے (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذی الحجہ) روزہ رکھنا حرام ہے اسکے علاوہ تمام سال میں کبھی بھی نفل روزہ رکھنا درست ہے۔

مسائل قربانی، صدقہ فطر

سوال (62) قربانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: **قربانی کی تعریف**: شریعت میں عبادت کی نیت سے مخصوص ایّام (۱۰، ۱۱، ۱۲، ذی الحجہ) میں مخصوص جانور کے ذبح کرنے کا نام قربانی ہے، قرآن و حدیث میں اسکی بہت فضیلت آئی ہے۔

قربانی کا حکم: قربانی کرنا ہر مسلمان آزاد مقیم مرد، عورت، بالغ جو صاحب نصاب ہو ان پر واجب ہے (مسافر اور محتاج پر واجب نہیں) نصاب سے مراد ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق کو **60 گرام 755 ملی گرام سونا یا 425 گرام 285 ملی گرام چاندی** یا ان کی مقدار کی قیمت کا مالک ہونا۔ اس پر سال گزرنا ضروری نہیں، صرف یہ کہ قرض نہ ہو۔

قربانی کے جانور: قربانی ایک آدمی کی طرف سے ایک بکرا، سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کی جاسکتی ہے۔قربانی کا جانور صحیح وسالم بے عیب ہونا چاہیئے، اگر جانور اندھا، لنگڑا، کانا، بہت دبلا یا کان، ناک، دم، سرین وغیرہ تہائی سے زاید کٹی ہو، یا سینگ ٹوٹے ہوئے ہوتو ان کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کا گوشت: قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں، ایک فقیروں میں تقسیم کریں، دوسرا عزیز واقاریب میں تقسیم کریں، تیسرا خود استعمال کریں۔

قربانی کی کھال کسی کو خیرات کریں یا کسی اقامتی دینی درسگاہ وغیرہ کو دیدیں یا خود گھر میں استعمال کرلیں۔قربانی کا گوشت یا کھال وغیرہ قصاب کو مزدوری میں دینا درست نہیں (قربانی کی کھال فروخت کرنے کی صورت میں قیمت خیرات کرنا واجب ہے)

سوال (63) صدقہ فطر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: (۱) صدقہ فطر واجب ہونے کیلیئے صرف تین شرائط ہیں: (i) آزاد ہونا۔ (ii) مسلمان ہونا۔ (iii) کسی ایسے نصاب کا مالک ہونا جو حاجت اصلی سے زائد ہو اور قرض سے محفوظ ہو۔

(۲) صدقہ فطر عیدالفطر کے دن صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی واجب ہوتا ہے۔اسکی ادائیگی کا مستحب وقت نمازِ عیدالفطر سے پہلے ہے۔

(۳) صدقہ فطر اپنی ذات کی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے واجب ہے۔

(۴) صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ اگر گیہوں ہو تو پسوائی کے ساتھ آدھا صاع یعنی ایک کیلو ایک سو پانچ گرام چوراتھر ملی گرام (1.kg,105g,74mg.) اور اگر جَو یا کھجور ہو تو ایک صاع یعنی دو کیلو، دوسو گیارہ گرام، اور اڑتالیس ملی گرام (2.kg,211g,48mg) ایک آدمی کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔

نوٹ: اسکی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

زکوۃ کے مسائل

سوال(64)زکوۃ کی تعریف بیان کرو؟

جواب:زکوۃ کی تعریف:زکوۃ کے معنی پاک ہونے اور بڑھنے کے ہیں اور شریعت میں اپنے مال کا ایک حصہ جس کو شریعت نے مقرر کیا ہے خالص اللہ کیلئے کسی مسلمان فقیر کو جو سید زادہ نہ ہو پوری طرح مالک بنادینا ہے۔اس سے باقی مال پاک ہوجاتا ہے اسکی وجہ سے مال محفوظ رہتا ہے اسمیں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالی دس درجہ بلکہ اس سے بھی زائد ثواب عطا کرتا ہے اسی لئے اسکا نام زکوۃ ہے۔

سوال(65)زکوۃ کا حکم بیان کرو؟

جواب:زکوۃ کا حکم:(۱)زکوۃ ہر مسلمان،عاقل،بالغ صاحبِ نصاب مرد عورت پر فرض ہے۔

(۲)زکوۃ کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔(۳)زکوۃ ادا نہ کرنے والا فاسق اور تاخیر سے ادا کرنے والا گنہگار ہے اور ادائی سے روکنے والا مرتد اور واجب القتل ہوگا۔

سوال(66)زکوۃ واجب ہونے کے شرائط کیا ہیں؟

جواب:زکوۃ واجب ہونے کی شرطیں یہ ہیں۔(۱)مسلمان ہونا(۲)آزاد ہونا(۳)بالغ ہونا(۴)عاقل ہونا(مجنون پر زکوۃ واجب نہیں بشرطیکہ جنون سال بھر رہے اور اگر چند روز بھی افاقہ رہے تو زکوۃ لازم ہوگی۔(۵)نصاب مقررہ پر سال گذرنا(سونے کی مقدار 60 گرام 755 ملی گرام اور چاندی کی مقدار 425 گرام 285 ملی گرام) یا ان کی قیمت کا مالک ہونا۔(۶)ملکِ تام ہونا ملکیت کے ساتھ قبضہ بھی ہونا۔ (۷)مال کا حاجت اصلی سے زائد ہونا(رہنے کے گھروں اور پہننے کے کپڑوں اور سواری کے جانوروں پر اور کھانے پینے کی اشیاء پر زکوۃ واجب نہیں)۔ (۸)قرضدار نہ ہونا(اگر نصاب کا مالک ہو لیکن اس پر اتنا قرض ہو کہ جسکے ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو زکوۃ واجب نہ ہوگی)۔(۹) نصاب کا بڑھنے والا ہونا۔(۱۰)مال پر مکمل ایک سال گذرنا۔

سوال(67) کتنے مال پر کتنی زکوۃ لازم ہوتی ہے۔

جواب: مقدار وجوب زکوۃ: صاحب نصاب کے جس مال پر ایک سال گذر گیا ہو اسکی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کرنا فرض ہے (سو روپیہ میں ڈھائی روپیہ 2/50 کے حساب سے ادا کریں)۔

سوال(68) حج سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج کی تعریف: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ جو شخص آمد و رفت (راستہ کے خرچ) کی استطاعت رکھے۔ اور سفر سے واپسی تک گھر والوں کے ضروری اخرجات کا انتظام کر سکے۔ اس پر حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور حج کے ساتھ حضور کے روضہ کی زیارت وحاضری واجب کے قریب ہے، اور حضور ﷺ کو چاہنے اور محبت کی علامت ہے۔

مسائل حج

سوال(69) حج کے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد: یعنی صرف حج کی نیت کر کے احرام باندھے اور اسی احرام سے حج کرے (حجِ بدل کرنے والوں کے لئے حج افراد کرنا ضروری ہے)۔

(۲) حجِ قران: یعنی ایک ہی احرام سے عمرہ بھی کرے اور بغیر احرام کھولے اسی سے حج بھی کرے۔

(۳) حجِ تمتع: یعنی عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور عمرہ کے بعد احرام کھول دے اور حج کیلئے دوبارہ احرام باندھ کر حج کر لے۔

سوال(70) حج کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب: حج کی تین فرائض ہیں: (۱) احرام باندھنا یعنی مرد کیلئے دو سفید بغیر سِلی ہوئی چادریں، ایک سے تہہ بند باندھیں اور دوسری کو جسم پر اُوڑھلیں اور عورت کے لئے سفید اسکاف کی طرح کپڑا باندھنا۔

(۲) وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں کچھ دیر کھڑے ہونا۔ (۳) طواف زیارت یعنی تمام مناسک کی ادائیگی کے بعد احرام کھول کر کعبۃ اللہ کے اطراف سات چکّر گول پھرے۔ (اگر ایک چکر بھی چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا)

سوال (71) حج کے واجبات بیان کرو؟

جواب: واجبات حج پانچ ہیں:

(i) رمی جمار یعنی شیطانوں کو تین دن کنکریاں مارنا۔ (ii) صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّر کرنا۔

(iii) طوافِ وداع یعنی میقات کے باہر رہنے والوں کے لئے مکہ سے واپسی کے وقت طواف کرنا۔

(iv) وقوف عرفات کے بعد مزدلفہ میں رات گذارا۔ (v) حلق کرانا یعنی سر کے بال مونڈھانا یا کترانا۔

سیرت رسول اللہ ﷺ

سوال (72) پیارے نبی ﷺ کا اور آپ کے والدین، دادا، پردادا کیا نام بتاؤ؟

جواب: حضور ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب بن ھاشم بن قصی بن عبدمناف ہے۔ حضور کی ولادت سے چھ ماہ پہلے ہی آپکے والد صاحب انتقال فرما گئے۔ اور حضور ﷺ کی والدہ بی بی آمنہؓ کے انتقال کے وقت حضور کی عمر چھ سال تھی۔

سوال (73) پیارے نبی ﷺ نے نبوت کا اظہار کب فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ کی نبوت چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوئی اور قرآن مجید کے نزول کا آغاز ہوا ویسے تو آپ ﷺ کو اللہ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی نبی بنا دیا تھا۔

سوال (74) پیارے نبی ﷺ نے ہجرت کب فرمائی؟

جواب: پیارے نبی ﷺ نے 53 سال کی عمر شریف میں اپنے آبائی وطن مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے؟

سوال (75) پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کتنی ہے۔

جواب: پیارے نبی ﷺ نے جملہ 63 سال تک حیات ظاہری کے بعد پردہ فرمایا اور آپ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں اور بندوں کے اعمال اور درود کے تحفہ وغیرہ آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔

سوال (76) پیارے نبی ﷺ پر قرآن مجید کتنی مدت میں نازل ہوا۔

جواب: قرآن پیارے نبی ﷺ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ 23 سال کی مدت میں نازل ہوا۔

سوال (77) قرآن پاک کی سب سے پہلی وحی کب اور کہاں نازل ہوئی؟

جواب: قرآن پاک کی سب سے پہلی وحی غار حراء میں نازل ہوئی اور وہ مکہ معظّمہ میں واقع ہے۔

سوال (78) قرآن مجید میں کتنے پارے، کتنے سورے، کتنے رکوع، کتنے آیات ہیں اور کتنی منزلیں ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں 30 پارے 114 سورے، 540 رکوعات، 6666 آیات اور 7 منزلیں ہیں۔

نوٹ

اس رسالہ میں شامل سورۃ الفاتحہ وسورۃ الفیل تا سورۃ الناس کی تفسیر ”جدی سیدنا قطب الہند حافظ میر شجاع الدین حسین قادریؒ“ کی تفسیر پارہ عم ۳۰ سے لی گئی ہے اور چونکہ یہ تفسیر قدیم اردو زبان میں ہونے سے بعض الفاظ موجودہ دور کی اردو میں مستعمل نہیں ہیں جس سے پڑھنے والے کو مشکل ہونے کے پیش نظر اسکے مفہوم کو اسی حالت میں باقی رکھتے ہوئے تسہیل کی کوشش کی گئی ہے۔ تا کہ اس کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ اللہ تعالی اس سعی کو مقبول فرمائے (آمین)

فقط

سجادہ نشین بارگاہِ شجاعیہ

سورة الفاتحه

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جہاں تک صفت کرنا اور سراہنا سزاوار ہے وہ اللہ تعالی کیلئے ہی ہے کہ سب صفات خدائی اسی سے ثابت ہے۔ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللہ تعالی ہی ایسا ہے جو پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہے اور پرورش کرنے والا ہے تمام عالم کو، عالم اٹھارہ ہزار جنس کے ہیں ان میں سے ایک جنس کے بھی عالم کا شمار خدا تعالی کے بغیر کوئی نہیں جانتا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جو اپنی مہربانی سے دنیا میں فتنوں سے بچا کر پالنے والا اور آخرت میں دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جانے والا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ خدا وندو مالک ہے جو قیامت کے روز کا، جسے چاہے اپنے عدل سے پکڑ لیگا اور جسے چاہیگا اسے بخش دیگا اپنے فضل سے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اے ہمارے پروردگار ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں، بندگی کرنے کی توفیق اور مدد بھی تجھ ہی سے مانگتے ہیں، جو ہمارا پیدا کرنے والا اور سب کاموں پر مدد کرنے والا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھا تو ہمیں سیدھا راستہ اور سیدھی راہ جو تیری ذات کی طرف پہنچتی ہے جس بات پر ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ہمیں بلائیں ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راستہ دکھا ان لوگوں کا جو راستہ پر چلنے سے بہشت کو پہونچکر تیرے دیدار کی نعمت پائینگے۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ دکھا تو ہم کو کفار اور یہود و نصاریٰ کا راستہ جس پر چلنے سے وہ تیرے غضب میں پڑ کر آخرت میں جہنم میں جائینگے۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جنھوں نے اسلام اور ایمان کی سیدھا راستہ پانے کے بعد تیرے حکم پر نہ چل کر گمراہ فرقوں کے راستے پر چلے جو تجھ تک نہیں پہونچ سکے۔ آمین اے پروردگار ہم بندوں کی دعاؤں کو قبول فرما۔

سورۃ الفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ کی معتبر کتابوں میں آیا ہے کہ ابرہہ صباح جو نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یمن کا حاکم تھا حج کے موسم میں دیکھا کہ ہر طرف کے لوگ مکہ مکرمہ کو چلے جاتے ہیں اور مقصد سب کا بیت اللہ کی زیارت کا ہے ، دشمنی سے اس کا لہو جوش میں آیا اور قصد کیا کہ بیت اللہ کے مقابل میں ایک مکان بناؤنگا اور سب لوگوں کو بیت اللہ سے منع کر کے وہاں بلائے صنعا میں سنگ مرمر کا ایک مکان بنایا اور اسکا نام قلیس (کلیسہ) رکھا اسکی دیواریں اور دروازے سونے کے بنایا اور ان پر جواہر جڑاؤ کیا اور حاجیوں کو زبردستی سے اس کے طواف کے واسطہ بلایا۔ اگرچہ قریش کو یہ بڑی مصیبت ہوئی لیکن لاچاری سے صبر کئے، آخر ایک شخص نبی کنانہ کا دغا سے ان میں جا کر مل گیا اور اس مکان کی خدمت کرنے لگا یہاں تک وہاں کا مجاور ہوا اور ایک رات اس مکان کو نجاست سے خراب کر کے بھاگ گیا یہ خبر جگہ جگہ پہونچ گئی اور سب لوگ اس کے طواف سے بیزار ہوئے ابرہہ شرمندہ ہوا اور غصہ میں آیا لشکر جمع کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لیکر بیت اللہ کو توڑنے کیلئے چلا اور فیل محمود سب ہاتیوں سے بڑا تھا اسے اپنے ساتھ لیا اور مکہ کے سردار بہادر سب اوپر جا کر چھپ گئے اور ابرہہ سب ہاتیوں کو لیکر مکہ کی دیوار کے پاس پہونچا فیل محمود (ہاتھی) نے وہاں سے منہ پھیر کر لشکر کی طرف آیا اور فیل باندھوں نے بہت تدبیر کی محمود نے مکہ کی طرف رخ نہیں کیا اور اس کے پھرنے سے سب ہاتھی پھرے ابرہہ عاجز ہوا۔ قریش پہاڑوں پر سے دیکھتے، حق تعالی کا کیا حکم ہوتا ہے کہ یکا یک دریائی کنارے سے گروہ گروہ پرندوں کے انکا سیاہ اور سبز رنگ کی گردن ظاہر ہوئی اور لشکر پر حملہ کر کے پتھر مارنے لگے اور ایک دم میں سب لشکر کو ہلاک کیئے۔

حق تعالی انکے حال سے خبر دیا اور حق تعالی فرماتا ہے: اَلَـمْ تَـرَ آیا نہیں دیکھا آپ نے یعنی نہیں معلوم کیا کہ) کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ کیا کیا آپ کے پروردگار نے بِـاَصْـحَـابِ الْفِیْلِ ہاتھی والوں کے

ساتھ یعنی ابرہہ اور لشکر اسکا اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کیا نہیں کیا کَیۡدَھُمۡ مکر کو انکے فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ بیچ گمراہی کے اور بتایا ہے کہ وَاَرۡسَلَ عَلَیۡھِمۡ طَیۡرًا (اور بھیجا او پر انکے پرندے) اَبَابِیۡلَ گروہ گروہ یعنی ابابیل انکی چونچ مانند مرغی کی چونچ کے اور پنجے انکے مانند کتوں کے پنجوں کے اور سر انکے مانند چیتے کے سروں کے تَرۡمِیۡھِمۡ مارتے تھے ان ہاتھی والوں کو بِحِجَارَةٍ پتھروں سے کہ وہ پتھر مِّنۡ سِجِّیۡلٍ سخت مٹھی سے تھے یعنی مٹھی کے بنے ہوئے فَجَعَلَھُمۡ کیا حق تعالی انکو کہ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ جیسا گھانس کھایا ہوا اور چابا ہوا یعنی سب ہلاک ہو گئے، تفسیر میں لائیں ہر جانور کے پاس دو دو پتھر تھے۔

سورة القريش

بسم الله الرحمن الرحیم

امام زاھد تفسیر میں لائیں ہیں کہ قریش ہر سال دو سفر کرتے تھے تجارت کے واسطہ ٹھنڈ کے دنوں میں یمن کو جاتے اور گرمی کے دنوں میں شام کی طرف جاتے تھے اور لوگ انکی بہت تعظیم اور بزرگی کرتے تھے حق تعالی اس نعمت کا ان پر سبب رکھا اور فرمایا:

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ واسطہ ملانے ملنے قریش کے اِیۡلٰفِھِمۡ ملانا انکا رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ سفر کو ٹھنڈ کے وَالصَّیۡفِ اور گرمیوں کے یعنی حق تعالی قریش کو ٹھنڈ کے سفر میں بھی لوگوں سے ملاتا ہے اور گرمی کے سفر میں بھی اُس نعمت کے شکریہ کے واسطہ فَلۡیَعۡبُدُوۡا پس چاہیئے عبادت کریں وہ رَبَّ ھٰذَاالۡبَیۡتِ اس گھر کے پروردگار کی الَّذِیۡ ایسا پروردگار اَطۡعَمَھُمۡ کھانا کھلایا انکو مِنۡ جُوۡعٍ بھوک سے وَاٰمَنَھُمۡ اور امن دیا مِنۡ خَوۡفٍ ڈر سے یعنی مکہ میں کوئی کسی کو ایذا نہیں دیتا۔

سورة الماعون

بسم الله الرحمن الرحیم

تفسیر والے کہتے ہیں کہ یہ سورہ کا اول آدھا کافروں کی شان میں ہے اور آخر آدھا منافق اور منافقوں کی شان میں ہے۔لائیں ہیں کہ ابوجہل لعین قیامت کو جھٹلاتا تھا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا تھا اور وہ یتیم کھانا یا کپڑا مانگتا تو اسے مارتا تھا اور نکالتا تھا اور ہمیشہ لوگوں کو خیرات کرنے سے منع کرتا تھا۔حق تعالی نے فرمایا ہے:

أَرَأَيْتَ آیا دیکھا آپ نے اے محمد ﷺ الَّذِی اس شخص کو کہ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ جھٹلاتا ہے جزا کے دن کو فَذٰلِکَ الَّذِیْ پس شخص وہ ایسا ہے کہ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ردکرتا ہے یتیم کو،بعضوں نے کہا کہ ابوسفیان نے ولید کے ساتھ ملکر ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور اس کا گوشت بانٹتا تھا ایک یتیم نے اس سے حصہ مانگا اسے غصہ سے مارا حق تعالی نے اس کی مذمت کی کہ یتیم کو مارتا ہے وَلَا یَحُضُّ اور نہیں رغبت دلاتا لوگوں کو عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنَ کھلانے پر فقیر اور محتاج کے پرپھر حق تعالی نے منافقوں کی شان میں فرمایا) فَوَیْلٌ پس خواری ہے لِّلْمُصَلِّیْنَ واسطہ نماز پڑھنے والوں کے الَّذِیْنَ ھُمْ ایسے مصلی کہ وہ عَنْ صَلٰوتِھِمْ اپنی نماز سے سَاھُوْنَ بے خبر اور غافل ہیں الَّذِیْنَ ھُمْ اور وہ سب ایسے ہیں کہ یُرَاؤُوْنَ ریا کرتے ہیں لوگوں کو دکھانے کو نماز پڑھتے ہیں وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور منع کرتے ہیں زکوۃ کو یعنی زکوۃ نہیں دیئے اور کہتے ہیں ماعون اسے کہتے ہیں کہ ہمسایہ والے آپس میں ایک کی ایک مدد کرتے ہیں جیسا کہ ہانڈی برتن، کلہاڑی، ڈول، رسی، اور اس جیسی چیزیں اور ایک قول ہے کہ ماعون تین چیزیں ہیں کہ انکا منع کرتے ہیں منع کرنا جائز نہیں پانی آگ اور لون۔

﴿ سورۃ الکوثر ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر معالم التنزیل میں آیا ہے کہ عاص بن وائل پیغمبر ﷺ ساتھ بن سہیم کے دروازہ پر ملاقات کیا اور تھوڑی دیر باتیں کیا حضرت مسجد کے باہر گئے اور عاص اندر گیا قریش کے سردار بیٹھے تھے پوچھے تو کس سے باتیں کرر ہا تھا اس ابتر سے، عرب کی عادت تھی کہ جسکو بیٹا نہ ہوا ُسے ابتر کہتے ہیں۔ یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی حضرت ﷺ کا دلِ مبارک غمگین ہوا اور حق تعالی نے حضرت ﷺ کی خوشی کیلئے یہ سورہ بھیجا اِنَّا تحقیق ہم اَعْطَیْنَاکَ دیئے ہم آپ کو اے محمد ﷺ اَلْکَوْثَرَ بہت نعمتیں اور بہت نیک اعمال اور بہت فرزندان اور عین المعانی میں لائیں ہیں کہ بہت امت، بہت معجزات، بہت دوست اور اصحاب اور مشہور یہ ہے کہ کوثر نہر ہے بہشت میں، معراج کی حدیث میں آیا ہے کہ ساتوے آسمان میں ایک نہر دیکھا میں نے کہ اس کے کنارے پر دھرے تھے یاقوت اور موتی اور زمرد اور سبز جانور پرندے اس نہر کے کنارے پر دیکھا میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے؟

کہے یہ نہر کوثر ہے۔حق تعالی نے تم کو عطا کیا ہے اور معالم التنزیل میں حضرت ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ فرمائے حضرت ﷺ نے کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں کنارے اس کے سونے اور موتی اور یاقوت کے ہیں اور خاک اس کی مشک سے زائد خوشبو اور کوزے مانند ستاروں کے ہیں جو کوئی اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ فَصَلِّ پس نماز پڑھیئے اے محمد ﷺ لِرَبِّکَ واسطے آپکے پروردگار کے وَانْحَرْ اور اونٹ قربانی کیجئے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا اِنَّ شَانِئَکَ بے شک دشمن آپکا یعنی عاص ھُوَ الْاَبْتَرُ وہی دُم بریدہ، بے خبر اور بے اولاد ہے۔

﴿ سورة الکافرون ﴾

بسم الله الرحمن الرحیم

ایک گروہ قریش کا جیسے کہ ابوجہل، عاص، ولید، امیہ، اوراَسوَد نے حضرت عباسؓ کے زبانی پیغمبر ﷺ کو پیغام بھیجے کہ ایک برس آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ایک برس ہم آپ کے معبودوں کی عبادت کرینگے۔ یہ پیغام جب حضرت ﷺ کو پہنچا تو اسی وقت جبرئیلؑ یہ سورہ لے آئے قُلْ کہوائے محمد ﷺ یَآ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اے کافرو! لَآ اَعْبُدُ نہیں عبادت کرونگا میں مَا تَعْبُدُوْنَ اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم وَلَآ اَنْتُمْ اور نہ تم عَابِدُوْنَ عبادت کرنے والے ہو مَآ اَعْبُدُ اس چیز کو کہ عبادت کرتا ہوں میں وَلَآ اَنَا عَابِدٌ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہو مَّا عَبَدْتُّمْ اس چیز کو کہ عبادت کی تم نے وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو مَآ اَعْبُدُ اس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ واسطہ تمہارے تمہارا دین ہے اور واسطہ میرے میرا دین ہے جب کافروں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا تو یہ آیت منسوخ ہوگئی ابن عباسؓ فرمائے کہ شیطان پر اس سورۃ سے سخت اور دشوار کوئی سورہ نہیں ہے۔ کہ صرف اس میں حرف توحید حق تعالیٰ کی ہے اور اسکے پڑھنے کا ثواب برابر پاؤ قرآن پڑھنے کے ہے۔

﴿ سورة النصر ﴾

بسم الله الرحمن الرحیم

اِذَا جَآءَ جس وقت آئے نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○ مدد حق تعالیٰ اور فتح مکہ کی اور سارے شہروں کی فتح آپکی امت کو وَرَأَیْتَ النَّاسَ اور دیکھو تم لوگوں کو کہ یَدْخُلُوْنَ داخل ہوتے ہیں فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○ بیچ دین حق تعالیٰ کے فوج فوج گروہ گروہ اور جب یہ سورہ نازل ہوا ان دنوں میں بنی اسد

اورفرارااور بنی مرارااور بنی بکا اور بنی ہلال یہ گروہ آتے جاتے تھے اور اسلام کی دولت پاتے تھے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تسبیح کیجئے ساتھ حمد اپنے پروردگار کی وَاسْتَغْفِرْهُ اور بخشش مانگیئے اس سے امت کے گناہوں کی عائشہؓ سے روایت ہے کہ اس سورۃ کے اترنے کے بعد حضرت ﷺ نماز پڑھتے تو کہتے تھے۔ سبحانك اللهم و بحمدك اللهم اغفرلی اِنَّهٗ تحقیق وہ پروردگار كَانَ تَوَّابًا O ہے یہ توبہ قبول کرنے والا اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ سورۃ فتح مکہ کے اول نازل ہوا اور اس سورہ میں حضرت ﷺ کے وفات کی خبر ہے یہ سورہ اترا اور حضرت ﷺ پڑھے اور حضرت عباسؓ رونے لگے حضرت ﷺ نے پوچھا تم کیوں روتے ہو جواب دیئے کہ حق تعالی نے اس سورہ میں آپکی وفات کی خبر دیا حضرت نے فرمایا تم نے سچ کہا، اور حضرت اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد دو برس دنیا میں رہے اور اس کے بعد سارے (مکمل) سورہ کوئی نہیں اتری، اسکو سورۃ تودیع کہتے ہیں۔ اور وداع کرنے کی سورۃ۔ تفسیر کشاف میں لائیں ہے کہ یہ سورہ نازل ہوئی تو حضرت نے خاتون جنتؓ کو فرمایا حق تعالی نے میری وفات کی خبر دیا خاتون جنت رونے لگی حضرت ﷺ نے فرمایا مت روکہ اول میرے لوگوں میں سے تم میرے سے ملوگی خاتون جنت خوش ہوئیں۔

سورۃ اللھب

بسم الله الرحمن الرحیم

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی و انذر عشيرة الاقربين یعنی ڈراؤ محمد ﷺ رشتہ داروں کو آپکے جو نزدیک کے ہیں حضرت ﷺ صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر پکارے کہ یا صباحا! جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ دشمنوں کی فوج آنے کی خبر پاتے تو جو کوئی سردار ہوتا تو لوگوں کو اسطرح سے پکار کے جمع کرتا اس کے معنی یہ ہے کہ صبح کے وقت دشمنوں کا لشکر آئیگا۔ راتو رات بھاگ کر نکلو آواز سن کہ سب قریش جمع ہوئے حضرت ﷺ نے فرمایا اگر میں تمہیں خبر کروں اس پہاڑ کے دامن میں لشکر آیا ہے شب خون مارینگے اور قتل کرینگے اور لوٹینگے تو تم باور

کروگے یا نہیں۔ سب نے کہا کیوں نہ باور کرینگے ہم سے کبھی تم جھوٹ نہیں بولے حضرت ﷺ نے فرمایا انی نذیر بکم بین یدی عذاب شدید میں تم کو ڈرانے والا ہوں سامنے عذاب سخت کے یعنی جیسے لشکر کا آنا تم سچ سمجھتے ہو اسی طرح یہ بات بھی سچ سمجھو کہ اگر تم ایمان نہ لائینگے تو تمکو حق تعالی عذاب کریگا۔ ابولھب بدبخت اٹھا اور کہا ہلاکی تجھے محمد (ﷺ) اس واسطہ ہمیں بلایا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں ہاتوں سے ایک پتھر اٹھایا کہ حضرت پر ڈالے اسی وقت حق تعالی نے یہ سورہ بھیجا۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ ہلاک ہوجائے دونوں ہاتھ ابولھب کے وَّتَبَّ O اور ہلاک ہوگئے اور اسی وقت خشک ہوگئے، تفسیر میں لائیں ہے کہ یہ بات سن کر اس نے کہا کہ میرا بھتیجا جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو اپنے مال کو خرچ کرونگا اور فرزند کو ندا کرونگا اور عذاب سے بچونگا۔ حق تعالی نے فرمایا ہے مَآ اَغْنٰی عَنْهُ نہ دفع کیا اس عذاب کو ہلاکی کو مَالُهٗ مال نے اس کے وَمَا كَسَبَ O جو کچھ کسب کیا یعنی فرزند مراد یہ ہے کہ عذاب دنیا میں اس کے ہاتھ خشک ہوگئے نہ مال نے بچایا آخرت میں کس طرح بچا ئینگے۔ سَيَصْلٰی نَارًا عنقریب داخل ہوگا ابولھب آگ میں کہ وہ آگ ذَاتَ لَهَبٍ O لپیٹوں والی وَّامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ O اور عورت اس کی ام جمیل جنگل سے لکڑیوں کا گھٹہ لایا کرتی تھی جیسا کہ عربستان کی رسم ہے اور کانٹے حضرت ﷺ کی راہ میں پھینک دیتی تھی کہ دامن میں الجھے یا پاؤں میں چبھے حضرت ﷺ نماز کے واسطہ باہر آتے کانٹوں کو چن کر سرکا دیتے تھے اور دور فرماتے اور فرماتے کہ ہمسایہ کے لوگ میرے ساتھ یہ کیا سلوک کرتے ہیں اور یہ کیا ہمسایہ کا حق ادا کرتے ہیں۔ علماء کہتے کہ ام جمیل ایک دن جنگل سے لکڑیاں لاتی تھی راہ میں اسے نیند آئی لکڑیوں کے گھٹے کو ایک پتھر پر رکھ دی اور اس کی رسی کو ڈالکر سورہی تھی حق تعالی فرشتہ کو حکم کیا انہیں پیچھے سے آکے لکڑیوں کو بل دیا یہاں تک کہ اسکے گلہ میں پھانسی پڑی اور ہلاک ہوگئی، حق تعالی نے فرمایا کہ فِیْ جِیْدِهَا بیچ گردن اس کے حَبْلٌ رسی ہے مِّنْ مَّسَدٍ O کھجور کی چھال سے۔

سورۃ الاخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک گروہ قریش کا حضرتﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدﷺ جس خدا کی تم عبادت کرتے ہو اس کی صفت ہمارے سامنے بیان کرو ہم نے توراۃ میں دیکھا ہے اگر اسی طرح کہو گے تو ہم تم پر ایمان لائینگے، کہو کہ حق تعالی کیا چیز ہے اور کیا کھاتا ہے اور کیا پیتا اور اس نے کس سے میراث لیا اور اس سے کون میراث لیگا تو یہ سورہ نازل ہوئی قُلْ کہو اے محمدﷺ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O وہ خدا ایک ہے اس کے مانند کوئی نہیں اَللّٰهُ الصَّمَدُ O خدا بے نیاز ہے سب سے، کسی سے حاجت نہیں رکھتا کھاتا نہیں اور پیتا نہیں اور ہمیشہ باقی ہے کبھی اسے فنا نہیں اور عین المعانی میں امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ صمد اُسے کہتے ہیں عقل اس کی کیفیت نہ دریافت کر سکے لَمْ یَلِدْ نہیں جنا اس نے کسی کو جیسا کہ یہود عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں وَلَمْ یُوْلَدْ اور نہیں جنا گیا وہ کسی سے نصاری عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں دونوں کا کہنا جھوٹ ہے وَلَمْ یَکُنْ اور نہیں لَّهٗ اسکو کُفُوًا مانند اور شریک اَحَدٌ O کوئی۔

سورۃ الفلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر میں لائیں ہے کہ ایک لڑکا یہود کا حضرتﷺ کے پاس آیا کرتا تھا لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے بہت مکر اور حیلوں سے حضرت کی کنگی کے دندانے اس کے ہاتھ منگوا کر حضرتﷺ کے نام سے جادو کر کے ایک دھاگہ میں باندھ کر دادان کے کنویں میں پتھر کے نیچے رکھا اور جبرئیلؑ نے حضرتﷺ کو خبر کی تو امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بھیجے وہ جا کر کنویں میں سے دھاگہ لے آئے اس میں گیارہ گرہیں تھی

حق تعالی نے یہ دونوں سورتیں بھیجے جبرئیلؑ پڑھتے تھے ہر آیت پر ایک گرہ کھل جاتی تھی گیارہ آیتوں سے گیارہ گرہیں کھل گئی۔عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ماتَعوَّذَ الْمُعَوِّذُونَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ یعنی ان دونوں سورتوں سے زائد کوئی پناہ لینے کی چیز نہیں قُلْ کہو اے محمد ﷺ اَعُوْذُ میں پناہ لیتا ہوں آسرا پکڑتا ہوں میں بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ نزدیک پیدا کرنے والے صبح کے اجالے کے یعنی حق تعالی مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ بدی سے اس چیز کی کہ پیدا کیا یعنی تمام مخلوقات میں جو بدی ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اور بدی سے اندھیری رات کی اِذَا وَقَبَ ۝ جس وقت کہ آئے یا بدی سے چاند کی جس وقت کہ نکلے، حاصل یہ ہے کہ رات کو بہت بلائیں دنیا میں پیدا ہوتے ہیں، جو چور چوری رات کو کرتا ہے، زانی زنا رات کو کرتا ہے، دشمن شب خون رات کو مارتا ہے، سانپ بچھو رات کو نکلتے ہیں، اس واسطے حق تعالی نے فرمایا کہ رات کے اندھیرے سے پناہ مانگو وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور بدی سے پھونکنے والی عورتوں کی کہ جادو پھونکتی ہیں فِی الْعُقَدِ ۝ بیچ گرہوں کے یعنی لبید کی بیٹیاں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور بدی سے دشمنی کرنے والے کی اور جھل کرنے والے کی اِذَا حَسَدَ ۝ جس وقت کہ بدی کریں۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حسد سے زائد کوئی خصلت بدتر نہیں آدمی میں اور اگر کوئی خصلت بدتر ہوتی تو یہ سورہ اس پر ختم ہوتی، اور اول گناہ جو آسمان میں ہوا ابلیس کا حسد تھا آدم علیہ السلام پر اور حدیث میں آیا ہے کہ حسد نیک عمل کو ایسا کھا جاتا ہے کہ جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھاتی ہے۔

﴿سورۃ الناس﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ کہو پناہ پکڑتا ہوں میں یعنی آسرا لیتا ہوں میں بِرَبِّ النَّاسِ ۝ نزدیک پیدا کرنے والے آدمیوں کے مَلِکِ النَّاسِ ۝ بادشاہ آدمیوں کا اِلٰهِ النَّاسِ ۝ معبود آدمیوں کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

الْــخَــنَّــاسِ ○ بدی سے وسوسہ ڈالنے اور چھپانے والے کی، حدیث میں آیا ہیکہ جس وقت یادِ حق تعالیٰ کی کریں عادتِ شیطان کی یہ ہے کہ جس وقت بندہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے جس وقت ذکرِ حق تعالیٰ سے غافل ہوئے بیچ وسوسہ کو آتا ہے الَّـذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ االنَّاسِ ○ اور کوئی کہ وسوسہ کرتا ہے بیچ چھاتیوں کے مِنَ الْـجِـنَّةِ وَالنَّاسِ ○ قسم جن سے اور قسم آدمی سے یعنی شیاطین قسم آدمیوں کے اور قسم جنات کے اور اس سورہ میں ناس کو پانچ مرتبہ لایا گیا ہے اس کی بہت معانی ہیں۔

☆☆☆☆☆

صلوۃ الرسول ﷺ مدلل

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" صَـلُّـوْا کَـمَا رَأَیْتُمُوْنِی أُصَلِّیِ "(بخاری) نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔اس حدیث پاک کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر جمع کیا گیا ہے تاکہ ہماری نماز آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوجائیں۔رسالہ ہذا کے صفحہ نمبر ۱۸ تا ۲۱ پر نماز کے شرائط، فرائض، واجبات اور مفسدات بیان کردیئے گئے ہیں۔ان تمام پر عمل آوری کے بعد نماز کو مندرجہ ذیل عملی طریقہ سے ادا کریں۔

(۱) قیام: دونوں قدموں کو قریب رکھ کر کھڑا ہونا۔اسکا حکم سورہ البقرۃ آیت ۲۳۸، المغنی جلد۲ صفحہ ۱۱ میں ہے۔

(۲) تکبیر تحریمہ: یعنی نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا۔اسکا حکم ابن ماجہ، صفحہ ۵۸ میں ہے۔

(۳) رفع یدین: مرد حضرات دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں۔

اسکا حکم شرح معانی الاثار، جلد۱، صفحہ ۱۱۶، مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔

= عورتیں صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔

اسکا حکم مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱، صفحہ ۲۷۰/ کنز العمال ج ۳ ص ۱۷۵/ معجم کبیر ج ۲ ص ۲۰ پر ہے۔

(۴) وضع یدین: مرد حضرات ناف کے نیچے اسطرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر ہو اور انگوٹھے کی چھوٹی انگلی کا حلقہ بنا کر بائیں پنجہ کو پکڑیں اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر رکھدے۔

اسکا حکم ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۷۵، ۲۷۴/ عینی شرح بخاری جلد ۵، صفحہ ۲۷۹ پر ہیں۔

= عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھیں۔ اسکا حکم سعایہ جلد ۲، صفحہ ۱۶۴ پر ہیں۔

(۵) ثنا: ہاتھ باندھنے کے بعد ثنا پڑھیں۔ اسکا حکم ترمذی جلد ۱، صفحہ ۵۷ پر ہے۔

(۶) تعوذ تسمیہ: ثنا بعد تعوذ تسمیہ آہستہ سے پڑھے۔ اسکا حکم کتاب الاثار، صفحہ ۲۲/ نسائی جلد ۱، صفحہ ۱۴۴ پر ہے۔

(۷) قرأت: قرآن مجید میں سے کچھ پڑھے۔ اسکا حکم سورہ مزمل آیت ۲۰ میں ہے

(۸) آمین بالسّر: ولا الضآلّین کہنے کے بعد تنہا نماز پڑھنے والے کو اور جماعت کی صورت میں امام اور مقتدی دونوں کو آہستہ آمین کہنا چاہیئے۔ اسکا حکم ترمذی ج ۱ ص ۵۸/ کتاب الآثار ص ۱۲۶/ کنز العمال جلد ۴، صفحہ ۲۴۹/ شرح معانی الآثار جلد ۱، صفحہ ۱۲۰ پر ہے۔

(۹) ضمہ سورة: قرأت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کوئی چھوٹی سورة یا تین آیات یا ایک بڑی آیت پڑھے۔

اسکا حکم ترمذی ج ۱ ص ۵۵/ بخاری ج ۱ ص ۱۰۹ پر ہے۔

= جماعت کی صورت میں مقتدی کو (امام کے پیچھے) سورہ فاتحہ اور ضمہ سورہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

اسکا حکم سورة الاعراف آیت ۲۰۴/ بخاری ج ۱ ص ۱۱۱، ۲۱۵/ مسلم ج ۱ ص ۲۷۴/ ابن ماجہ ص ۶۱/ موطا امام مالک ص ۲۹/ ترمذی ج ۱ ص ۴۳، ۲۷/ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۹ پر ہے۔

(۱۰) رکوع: سورہ فاتحہ ضمہ سورہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ اسکا حکم مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۶۷ پر ہے۔

= رکوع اسطرح کرے کہ دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر مضبوط پکڑ لے۔ اسکا حکم آثار السنن، جلد ۱، صفحہ ۱۱۲ پر ہے

= رکوع کی حالت میں سر اور پیٹھ کو برابر رکھنا چاہیئے۔ اسکا حکم ابن ماجہ صفحہ ۶۲/ مشکوۃ جلد ۱، صفحہ ۷۵ پر ہے۔

(۱۱) تسبیح رکوع: رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا چاہیئے۔ اسکا حکم ترمذی، جلد ۱، صفحہ ۶۰ پر ہے۔

(۱۲) قومہ: رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور ربنا لک الحمد کہیں۔

اسکا حکم بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹ پر ہے۔

(۱۳) تسمیع/تحمید: جماعت کی صورت میں امام کو صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی کو صرف ربنا لک الحمد آہستہ کہنا چاہیئے۔ اسکا حکم بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

(۱۴) رفع یدین: تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو کندھوں تک نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اسکا حکم مسلم ج ۱، صفحہ ۱۸۱/ ترمذی ج ۱ ص ۶۹/ نسائی ج ۱ ص ۶۱/ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۹/ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۰۳/ شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۱۱۳، ۱۳۳ پر ہے۔

(۱۵) سجدہ: پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے اس طرح کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

اسکا حکم ترمذی جلد ۱، صفحہ ۶۱ پر ہے۔

= پیشانی کو ہتھیلیوں کے درمیان اسطرح رکھے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر میں ہوں۔

اسکا حکم شرح معانی الاثار جلد ۱، صفحہ ۱۵۱ پر ہے۔

= پیشانی ناک دونوں ہاتھ، گھٹنے اور پیروں کی انگلیاں زمین سے لگے رہنا ضروری ہے۔ اسکا حکم بخاری جلد ۱، صفحہ ۱۱۲ پر ہے۔

= اور سجدہ میں بازو بغل سے اور پیٹ رانوں سے اور ران پنڈلیوں سے اور کہنیاں زمین سے علحدہ رہنا ضروری ہے۔

اسکا حکم ابوداؤد ج ۱ ص ۱۳۰ پر ہے۔

= عورت حالت سجدہ میں بازوؤں کو بغل سے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو زمین سے ملا کر رکھے۔

اسکا حکم مراسیل ابی داؤد، صفحہ ۸/ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱، صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳ پر ہے۔

(۱۶) تسبیح سجدہ: حالت سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہنا چاہیئے۔ اسکا حکم ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۳۳ پر ہے۔

(۱۷) جلسہ: پہلے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھے اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھے اور سیدھا پیر کھڑا رکھے۔

اسکا حکم مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۱۸ پر ہے۔

= عورت کو چاہئے کہ وہ بائیں سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پیروں کو دائیں جانب نکالے۔

اسکا حکم مسند امام اعظم ص ۹۹/مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ص ۳۵۳ پر ہے۔

(۱۸) سجدہ ثانیہ: اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے جو پہلے سجدہ کی طرح ہو۔

(۱۹) قیام برائے رکعت ثانی: دوسرے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھے بغیر فوراً اٹھ کھڑے ہو جائے۔

اسکا حکم ترمذی ج ۱ص ۶۴/آثار السنن ج ۱ص ۱۲۰/ شرح معانی الا ثار ج ۱ص ۱۵۳ پر ہے

= سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے ہاتھ پھر گھٹنوں کو اٹھائے۔ اسکا حکم آثار السنن، جلد ۱، صفحہ ۱۱۷ پر ہے۔

= دوسری رکعت بھی مکمل طور پر پہلی رکعت کی طرح ہی ادا کرے لیکن اس میں قیام کی حالت میں ثنا اور اعوذ باللہ نہ پڑھے۔ اسکا حکم آثار السنن، جلد ۱، صفحہ ۱۲۱/مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ص ۴۰۸ پر ہے۔

(۲۰) قعدہ اولی: دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد بایاں پیر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائے اور سیدھا پیر کھڑا رکھے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں۔ اسکا حکم مسلم جلد ۱، صفحہ ۲۱۶/ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱، صفحہ ۳۱۸ پر ہے۔

= عورت بائیں سرین پر بیٹھے گی اور دونوں پیر سیدھی جانب نکالے گی۔ اسکا حکم مسند امام اعظم ص ۹۹/مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۲۵۲ پر ہے۔

(۲۱) تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اسکا حکم بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۱۵ / مسلم جلد ۱، صفحہ ۱۷۳ پر ہے۔

(۲۲) رفع سبابہ: تشہد میں لا الہ کہتے وقت انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور الا اللہ کہتے وقت انگلی رکھ دیں۔ اسکا حکم ابن ماجہ ص ۶۵/معارف السنن، جلد ۳، صفحہ ۱۰۵ پر ہے۔

(۲۳) فوراً قیام برائے رکعتِ سوم: پہلے قعدہ میں تشہد کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھے۔

اسکا حکم مسند احمد جلد ۱، صفحہ ۴۵۹ پر ہے۔

(۲۴) رکعت سوم، چہارم: آخری رکعتیں اگر چار رکعت والی فرض نماز ہو تو آخیر کی دو رکعتوں میں اگر تین رکعت والی نماز ہو تو

اخیر کی ایک رکعت میں قیام کی حالت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

اسکا حکم ابوداوٗد، جلد ا، صفحہ ۵/ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا صفحہ ۵ پر ہے۔

(۲۵) قعدہ آخیرہ: آخری رکعت کے سجدہ سے فارغ ہوتے ہی (تشہد پڑھنے کی مقدار) بیٹھنا لازمی ہے۔

اسکا حکم ابوداوٗد ج ص پر ہے۔

(۲۶) درود ابراہیم: آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود ابرہیم اور دعاء ماثورہ پڑھے۔ اسکا حکم بخاری جلد ۲، صفحہ ۹۴۰ پر ہے۔

(۲۷) دعاء ماثورہ: درود ابراہیم پڑھنے کے بعد یہ دعاء پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً O وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ O اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُO

اسکا حکم بخاری، جلد ا، صفحہ ۱۱۵ پر ہے۔

(۲۸) خروج بِصُنعِہٖ: پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دائیں یا بائیں جانب چہرہ پھیر لے اس طرح کہ رخسار پیچھے سے دکھائی دے۔

اسکا حکم ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۳۱۷ پر ہے۔

(۲۹) دعا: نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھائیں۔

اسکا حکم ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۸۷، معارف السنن جلد ۳، صفحہ ۱۲۲ پر ہے۔

(۳۰) دعا کرنے کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیں۔ اسکا حکم ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۷۴ پر ہے۔

☆☆☆☆☆